❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت سیرت رسولؐ
وقت 5-7 منٹ

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نورِ مجسم

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الاعراف:158)

کہ وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسے عزت دیتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو اس کے ساتھ اتارا گیا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (النور:36)

ترجمہ: یہ نور علیٰ نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کا دائمی علم رکھنے والا ہے۔

محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے
محمدؐ جو کہ محبوب خدا ہے
اس کے نام پر قربان سب کچھ
کہ وہ شہنشاہ ہر دوسرا ہے

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے "آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نورِ مجسم"

نور مجسم کے لفظی معنی سر تا پا نور، بہت سی خوبیوں کا مالک، نیکیوں کا مجموعہ کے ہے اور اس سے مراد ہمارے پیارے آقا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

انسان کامل جن کا نام محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مَیں نے زمین و آسمان کو بھی تیری وجہ سے پیدا کیا ہے۔ اپنے نور ہونے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں۔ ایک روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"سب سے پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ میرا نور ہے"۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الایمان باب الایمان، حدیث نمبر 94)

قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نور اور سراج منیر رکھا ہے۔ نور اور سراج منیر کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"آپ کا نام چراغ رکھنے میں ایک اور باریک حکمت یہ ہے کہ ایک چراغ سے ہزاروں لاکھوں چراغ روشن ہوسکتے ہیں اور اس میں کوئی نقص بھی نہیں آتا۔ چاند سورج میں یہ بات نہیں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اطاعت کرنے سے ہزاروں لاکھوں انسان اس مرتبہ پر پہنچیں گے اور آپ کا فیض خاص نہیں بلکہ عام اور جاری ہوگا۔ غرض یہ سنت اللہ ہے کہ ظلمت کی انتہا کے وقت اللہ تعالیٰ اپنی بعض صفات کی وجہ سے کسی انسان کو اپنی طرف سے علم اور معرفت دے کر بھیجتا ہے اور اس کے کلام میں تاثیر اور اس کی توجہ میں جذب رکھ دیتا ہے۔ اس کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ مگر وہ ان ہی کو جذب کرتے ہیں اور ان ہی پر ان کی تاثیرات اثر کرتی ہیں جو اس انتخاب کے لائق ہوتے ہیں۔ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سِرَاجًا مُّنِیْرًا ہے مگر ابوجہل نے کہاں قبول کیا؟"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 665 جدید ایڈیشن)

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام چراغ رکھا اور چراغ سے ہزاروں چراغ روشن ہوتے ہیں۔ دنیا نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی ہزاروں لاکھوں چراغ روشن کر دیئے اور آج تک یہ روشنی دنیا میں پھیلتی چلی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان روشنی پانے والوں ،عبادت کرنے والوں اور اعمال صالحہ بجالانے والوں کو خوشخبریاں بھی دی ہیں کہ وہ جنت کے وارث بنیں گے۔

قرآن کریم میں نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ (النور:36)یعنی نور فائض ہوا نور پر کہہ کر بھی مخاطب کیا گیا ہے۔اس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یعنی جب کہ وجود مبارک حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میں کئی نور جمع تھے سو ان نوروں پر ایک اور نور آسمانی جو وحی الٰہی ہے وارد ہو گیا اور اس نور کے وارد ہونے سے وجود باجود خاتم الانبیاء کا مجمع الانوار بن گی"۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم،روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ 195۔حاشیہ نمبر 11)

سامعین! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کی ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے کہا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میرے اندر سے ایک نور نکلا ہے۔ جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے ہیں۔

((مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 64 مسند عتبۃ بن عبد السلمی حدیث نمبر 17798)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"دور دراز کے علاقوں تک اور بڑے بڑے محلات تک، بڑی بڑی حکومتوں تک آپ کے نور کے پھیلنے کی خوشخبری اللہ تعالیٰ نے آپ کی والدہ کو بھی دی تھی۔ جس والدہ نے اپنے بچے کی پیدائش بھی بیوگی کی حالت میں دیکھی اور خود بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے تحت اپنے اس عظیم بچے کے بچپن کا پورا زمانہ بھی نہیں دیکھنا تھا، ان کو اللہ تعالیٰ نے تسلی کرا دی کہ باپ کے سائے سے محروم یہ بچہ محرومیت میں زندگی گزارنے والا نہیں ہے۔ بلکہ اس کے نور نے تمام انسانیت کی روشنی کا ذریعہ بننا ہے اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ کس عظمت اور شان سے آپ کی والدہ کی یہ رؤیا پوری ہو رہی ہے۔"

(خطبہ جمعہ 22 جنوری 2010ء)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے نور کو اپنے اندر جذب کرنے کے لیے دُعائیں بھی کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے کہ "اے اللہ! میرے لئے میرے دل میں نور پیدا کر دے۔ میری قبر کو بھی روشن کر دے۔ میرے آگے اور میرے پیچھے نور کر دے۔ میرے بائیں بھی نور کر دے اور میرے اوپر بھی نور کر دے اور میرے نیچے بھی نور کر دے اور میری سماعت میں بھی نور بھر دے اور میری بصارت میں بھی نور بھر دے اور میرے بالوں میں بھی نور بھر دے اور میری جلد کو بھی نورانی کر دے اور میرے گوشت اور میرے خون میں بھی نور بھر دے اور میرے دماغ میں بھی نور بھر دے۔ اور میری ہڈیوں میں بھی نور بھر دے۔ اے اللہ میرے دل میں نور کی عظمت پیدا کر دے اور پھر مجھے وہ نور عطا کر۔ بس مجھے سراپا نور ہی نور بنا دے۔"

(سنن ترمذی کتاب الدعوات باب 30/30 حدیث 3419)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہاء نالیاں ہوتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔"

(الحکم مؤرخہ 28 فروری 1903ء جلد 7 شمارہ 8:)

سامعین کرام! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف روحانی طور پر خدا کا نور تھے بلکہ ظاہری طور پر بھی آپؐ کا حسن نور کی طرح نظر آتا تھا۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے بیان فرمایا،(توبہ قبول ہونے کے بعد) جب میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ کا چہرہ کا نور خوشی سے جگمگا رہا تھا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی مسرور ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک یوں نور بار ہو جاتا تھا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور ہی سے اس بات کا اندازہ کر لیا کرتے تھے۔"

(صحیح بخاری کتاب المناقب،باب: صفۃ النبیؐ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس ایسی پُر مسرت حالت میں تشریف فرما ہوئے کہ چہرہ مبارک (نور سے) جگمگا رہا تھا۔"

(صحیح بخاری کتاب: المناقب، باب: صفة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اسی طرح ایک روایت میں آپؐ کے حسن اور پُر نور چہرے کا یوں بیان ہوا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ کے سامنے والے دانت ریخدار تھے (یعنی دانتوں میں ہلکا ہلکا فاصلہ تھا) جب آپؐ کلام فرماتے تو سامنے کے دانتوں کے درمیان سے ایک نور سا ظاہر ہوتا تھا۔

(شمائل النبیؐ باب ما جاء فی خلق رسول اللہؐ حدیث نمبر 14 شائع کردہ نور فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

سامعین! اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان میں جو بھی موجود ہے اس کے بارہ میں انسانی عقل و فراست کی حدود تک جتنی بھی، جہاں تک پہنچ ہو سکتی تھی اس کے سمجھنے کے بارہ میں انسان کی راہنمائی فرمائی۔ ہر وہ چیز بیان فرما دی جن تک آج انسان کی عقل کی رسائی ہو رہی ہے بلکہ آئندہ پیش آمدہ باتوں کے بارہ میں بھی بیان فرما دیا جس کے بارہ میں آج سے 1400 سال پہلے کا انسان سمجھ نہیں سکتا تھا اور اس سے پہلے کا انسان تو بالکل بھی نہیں سمجھ سکتا تھا گو کہ اُس وقت جب یہ باتیں قرآن کریم میں بیان ہوئیں ایک عام مسلمان مومن سمجھ نہیں سکتا تھا۔ لیکن ان سب باتوں کو انسان کامل اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست جو تھی اس وقت بھی سمجھتی تھی۔ پس وہ ایک ایسا نور کامل تھے جو اللہ تعالیٰ کے نور سے منور تھا اور جنہوں نے اپنے صحابہ میں ان کی استعدادوں کے مطابق بھی وہ نور بھر دیا۔ انہیں عبادتوں کے طریق بھی سکھائے۔ انہیں عبادتوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ ان کو اپنے مقصد پیدائش کو سمجھنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ نور پا کر صحابہؓ نے اپنی استعدادوں کے مطابق پھر وہ نور آگے پھیلانا شروع کر دیا اور چراغ سے پھر چراغ روشن ہوتے چلے گے اور جن باتوں کا فہم اس وقت کا عام انسان نہیں کر سکتا تھا اس کے بارہ میں بھی بتا دیا کہ اس کامل کتاب سے تا قیامت اب چراغ روشن ہوتے چلے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فطرت میں استعدادوں کے مطابق نُور رکھا ہے۔ نیک فطرت زیادہ جذب کرتا ہے نیکیوں کو جس میں کمی ہے وہ کم جذب کرتا ہے اور اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق ہر کوئی اس نُور سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ پس یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل نُور تھا جو اللہ تعالیٰ کے نُور کا پرتَو تھا اور اب تا قیامت یہی نُور ہے جس نے دنیا کو فیض پہنچانا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس نور کی روشنی سے ہدایت کا راستہ دکھائے۔ آمین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡